(S_1996_8_820_825)

سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 8 یس سی آر

اشوک یادو اور دیگران

بنام

ریاست مدھیہ پردیش

19 نومبر 1996

[ڈاکٹر اے۔ ایس۔ آنند اور کے۔ ٹی۔ تھامس، جسٹسز]

تعزیرات ہند، 1860:

دفعات 363، 364 اور 302۔ اغوا۔ اسکول جانے والا بچہ اغوا۔ بعد میں وہ مردہ پایا گیا۔ اپیل کنندہ گان کے خلاف دفعہ 364 اور 302 کے تحت مقدمہ چلایا گیا۔ سماعت۔ اغوا کے سلسلے میں استغاثہ کی قیادت میں ثبوت۔ واقعاتی ثبوت۔ عدالت عالیہ نے دونوں الزامات پر ٹرائل کورٹ کی طرف سے احساس جرم اور سزا کو برقرار رکھا۔ ٹھہرایا گیا، استغاثہ کی قیادت میں شواہد متوفی کے اغوا کے سلسلے میں حتمی نوعیت کے ہیں، لیکن قتل کے جرم کے حوالے سے کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ شواہد کا سلسلہ مکمل نہیں ہے تاکہ اس نتیجے کے بارے میں کوئی شک باقی نہ رہے کہ اپیل کنندگان نے قتل کیا۔ قتل کے ارادے سے اغوا کی حقیقت ثابت نہیں ہوئی۔ دفعات 364 اور 302 کے تحت احساس جرم اور سزا کو کالعدم قرار دیا گیا۔ اپیل کنندگان کو دفعہ 363 کے تحت قصوروار ٹھہرایا گیا اور 5 سال کی سزا سنائی گئی۔

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1995 کی فوجداری اپیل نمبر 58-59۔

مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے فوجداری اپیل نمبر 44 اور 72 اور 1991 میں 8.4.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندگان کے لئے ایم۔ایم۔کشیپ۔

مدعاعلیہ کی طرف سے یو۔این۔بچاوت، پرشانت کماراوراومناتھ سنگھ شامل ہیں۔

عدالت کافیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

یہ اپیلیں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے 8اپریل، 1994 کے اس فیصلے کے خلاف ہیں،جس میں 18 جنوری، 1991 کو فاضل سیشن جج کے ذریعے درج ان کی احساس جرم اورسزا کے خلاف اپیلوں کو خارج کردیا گیا تھا۔درخواست گزاروں کو آئی پی سی کی دفعہ 364اور 302 کے تحت جرم ثابت ہونے پر پانچ سال قید بامشقت اور 500روپے جرمانے کی سزاسنائی گئی اور پہلی بار دوماہ کی سادہ قیداور دوسری بارعمر قیداورایک ہزارروپے جرمانے کی سزاسنائی گئی۔

استغاثہ کامقدمہ مختصر میں یہ ہے کہ 2 ستمبر 1987 کورات تقریبا 9.15 بجے رام گووند شرمانے پی ایس جھانسی روڈ پر اپنے بیٹے اودھیش شرما کی گمشدگی کے بارے میں رپورٹ درج کرائی جو اسکول گیا تھا لیکن واپس نہیں آیا تھا۔انہوں نے رپورٹ میں اپنے بیٹے کی تفصیل اور شناخت دی۔لاپتہ افراد کی رپورٹ اقتباس پی 3 کے اندراج کے بعد کنٹرول روم کواطلاع دی گئی۔تفتیش کے دوران استغاثہ کے مختلف گواہوں بشمول رام بھروز باجپائی،گواہ استغاثہ اوررتی رام کے بیانات قلمبند کیے گئے۔ان کے بیان کے مطابق،انہوں نے اودھیش کومیڈیکل تیراہ کے روی شنکر ہاسٹل کے پاس اپیل کنندگان کے ساتھ دیکھا تھا۔اس معلومات کی بنیاد پراپیل کنندگان کی تلاش کی گئی۔وہ اپنے گھروں میں نہیں پائے گئے۔آئی پی سی کی دفعہ 364/34 کے تحت 3 ستمبر 1987 کورات ایک بجے مقدمہ درج کیا گیا تھا۔تلاش شروع کی گئی اورآخرکاراودیش کی لاش چٹری میں جھاڑیوں اور درختوں کے درمیان ملی۔لاش کا پنچ نامہ تیارکیا گیااورلاش کوپوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا گیا۔سرکاری گواہ ڈاکٹروی کے دیوان نے پوسٹ مارٹم کیااوراس شخص پرکئی زخم پائے گئے۔ان کی رائے کے مطابق متوفی کی موت گلاگھونٹنے اورسینے پر چوٹوں کی وجہ سے ہوئی تھی جس کی وجہ سے نظام تنفس خراب ہوگیا تھا۔درخواست گزاروں کو 6 ستمبر 1987 کوتفتیش کے دوران گرفتارکیا گیا تھا۔درخواست گزار گوری شنکر پرالزام ہے کہ انہوں نے ایک انکشافی بیان دیا تھاجوثبوت قانون کی دفعہ 27 کے تحت قابل قبول

ہے جس کے نتیجے میں ایک گھڑی برآمد ہوئی جو استغاثہ کے مطابق متوفی کے شخص پر تھی جب وہ 2 ستمبر 1987 کی صبح اسکول کے لئے روانہ ہوا تھا۔ درخواست گزار موہن نے مبینہ طور پر ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت قابل قبول بیان دیا جس کے نتیجے میں ایک قلم برآمد ہوا جبکہ اپیل کنندہ ویریندرا نے مبینہ طور پر ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت قابل قبول بیان دیا جس کے نتیجے میں ایک ڈاٹ پین برآمد ہوا۔ اپیل کنندہ اشوک سے کوئی بازیابی نہیں ہوئی۔

برآمد شدہ اشیاء کو شناخت کے لئے تھانے بھیج دیا گیا اور جناب بی کے اگروال، نائب تحصیلدار، گواہ استغاثہ 1 نے 18 ستمبر، 1987 کو گوالیار کے تحصیل دفتر میں شناخت پریڈ کا انعقاد کیا۔ رام گووند شرما، گواہ استغاثہ اور ان کی اہلیہ سروج، گواہ استغاثہ 10 نے ضبط شدہ اشیاء کی شناخت ان اشیاء کے طور پر کی ہے جو متوفی واقعہ کے دن اپنے ساتھ لے کر جا رہا تھا۔ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد اپیل کنندگان کو ٹرائل کے لئے بھیج دیا گیا اور پہلے سے دیکھے گئے مطابق مجرم قرار دیا گیا اور سزا سنائی گئی۔

اس کیس میں کوئی عینی شاہد نہیں ہے۔ ٹرائل کورٹ اور عدالت عالیہ دونوں نے اپیل کنندگان کو جرم سے جوڑنے کے لئے مندرجہ ذیل حالات پر انحصار کیا ہے:

"(i) محرک؛

(ii) متوفی کو آخری بار ملزم کی صحبت میں دیکھا گیا ہو۔

(iii) متوفی سے متعلق اشیاء کی بازیابی؛

(iv) متوفی کی جانب سے مفرور ہونے کی حقیقت۔

دونوں عدالتوں نے تمام حالات کو ریکارڈ پر موجود ثبوتوں سے ثابت کیا اور کہا کہ حالات نے حتمی طور پر ثابت کیا کہ اپیل کنندگان ان جرائم کے مجرم تھے جن پر ان پر الزام عائد کیا گیا تھا۔

ہم نے فریقین کے وکیلوں کو سنا ہے اور ریکارڈ کا جائزہ لیا ہے۔

محرک

استغاثہ کے کیس کے مطابق او دھیش کے قتل کا مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ اپیل کنندہ اشوک کمار کا بھائی کھیم راج ورون اور رام گووند شرما کے ذریعہ زخمی کرنے کے معاملے میں ملوث تھا، پبلک گواہ 9 اس معاملے میں گواہ تھا۔ یہ الزام لگایا گیا ہے کہ یکم ستمبر 1987 کو یعنی واقعہ سے ایک دن پہلے اپیل گزاروں نے سرکاری گواہ 9 کو متنبہ کیا تھا کہ وہ کھیم راج ورون کے معاملے میں گواہ کے طور پر پیش نہ ہوں، لیکن چونکہ پبلک نے گواہ استغاثہ گزاروں کو راضی کرنے سے انکار کر دیا، لہٰذا انہوں نے او دھیش کو اغوا کر لیا اور اس کا قتل کر دیا۔ ہمارے ذہنوں میں یہ محرک بہت کمزور ہے۔ استغاثہ نے یہ ظاہر کرنے کے لئے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا ہے کہ دیگر اپیل گزار اشوک اپیل کنندہ کے ساتھ کیسے جڑے ہوئے تھے۔ رپورٹ اقتباس پی تھری میں مبینہ محرکات کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ ایف آئی آر میں بھی اس کا ذکر نہیں ہے۔ مقدمے کی سماعت کے دوران بھی مقتولہ کی والدہ سروج نے اپنے پرانے بیان میں بہتری لاتے ہوئے اس حوالے سے گواہ استغاثہ 9 کے بیان کی حمایت کی۔ مقصد کی موجودگی کو ثابت کرنے کے لئے ریکارڈ پر کوئی دوسرا ثبوت نہیں ہے۔ ہماری رائے میں یہ صورت حال ثابت نہیں ہوئی ہے اور اس کے باوجود، ایسا نہیں لگتا کہ اپیل کنندگان کے لئے سرکاری گواہ 9 کے اکلوتے بیٹے کے قتل کا ارتکاب کرنے کا کوئی مناسب مقصد تھا، صرف اس وجہ سے کہ عوامی گواہ 9 کو اپیل کنندہ اشوک کے بھائی کے خلاف گواہ کے طور پر پیش ہونا تھا۔

بازیابی

استغاثہ نے مبینہ طور پر گوری شنکر، موہن اور ویرندرا کے انکشافی بیانات پر گھڑی، اقتباس پی-8، پین، اقتباس پی- 9 اور ایک ڈاٹ پین اقتباس پی- 12 کی بازیابی پر بھروسہ کیا ہے، جو ثبوت ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت قابل قبول ہیں۔ مقدمے کی سماعت کے دوران بازیابی کے لئے پوچھ گچھ کرنے والے واحد گواہ مہندر پرتاپ سنگھ کے علاوہ، سرکاری گواہ 12 تفتیشی افسر، پرمل سنگھ ہیں، جو اس علاقے سے تعلق نہیں رکھتے ہیں اور جو متعلقہ وقت پر پولیس اسٹیشن میں اپنی موجودگی کے بارے میں کوئی تسلی بخش وضاحت نہیں دے سکے،

جہاں مبینہ طور پر انکشافی بیانات دیے گئے تھے۔ استغاثہ نے قلم، اقتباس پی- 9 اور ڈاٹ پین، اقتباس پی- 12 کو جوڑنے کی کوشش کی ہے، جو ایک عام ساخت کے ہیں، جس پر متوفی کے نام کی تحریر کی طاقت ہے۔ تفتیشی افسر نے جرح میں اعتراف کیا کہ قلم اور ڈاٹ پین کی قیمت مارکیٹ میں تقریبا ایک یا دو روپے تھی اور یہ آسانی سے دستیاب تھی۔ سرکاری گواہ 6 پرمل سنگھ نے مقدمے کی سماعت کے دوران یہ بیان نہیں دیا کہ جب مبینہ طور پر اپیل کنندگان موہن اور ویریندر کی نشاندہی پر قلم برآمد ہوئے تو ان پر اودھیش کا نام لکھا ہوا تھا۔ قلم اور نقطے کے قلم میں اودھیش کے نام کا لکھا ہوا لکھا ہوا ہے، یہ بعد میں ایک بہتری ہے، جسے ٹرائل میں متعارف کرایا گیا تھا۔ اس سے قلم اور ڈاٹ قلم کی بازیابی کی کہانی مشکوک ہو جاتی ہے۔ جہاں تک گھڑی کی بازیابی کا تعلق ہے، ایف آئی آر میں گھڑی کے بارے میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ واچ پی 8 خواتین کی کلائی کی گھڑی ہے۔ مقدمے کی سماعت کے دوران گواہ استغاثہ 9 نے یہ وضاحت کرنے کی کوشش کی کہ مذکورہ گھڑی اس نے اپنی بیوی سروج کے لیے خریدی تھی جو گواہ استغاثہ 10 ہے اور متوفی نے اسکول جاتے وقت اپنی کلائی پر گھڑی پہن رکھی تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ سوچ بچار بھی ہے کیونکہ اگر ایسا تھا تو عوامی گواہ 9 کے لئے ایف آئی آر میں یہ انکشاف نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی کہ متوفی نے گھڑی پہن رکھی تھی۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ بازیابی شک سے پاک نہیں ہے اور ایسا لگتا ہے کہ استغاثہ کے کیس کو تقویت دینے کے لئے اس کی مدد کی گئی ہے۔ پرمل سنگھ، گواہ استغاثہ 6، کے ثبوت، جب کیس کے قائم شدہ حقائق اور حالات پر غور کیا جاتا ہے، تو اس کی کریڈٹ کی اہلیت اور اس کے نتیجے میں بازیابی کی صداقت کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا ہوتے ہیں۔ لہذا ہم ریکوری پر کوئی انحصار کرنے سے قاصر ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ریکوری اپیل کنندگان کو جرم سے نہیں جوڑتی۔

مفرور

جہاں تک مفرور ہونے کے شواہد کا تعلق ہے تو یہ ایک بار پھر مکمل طور پر من گھڑت اور نازک ہے۔ استغاثہ کے کیس کے مطابق یہ واقعہ 2 ستمبر 1987 کو پیش آیا۔ استغاثہ کے مطابق درخواست گزاروں کو 6 ستمبر 1987 کو گرفتار کیا گیا تھا، حالانکہ دفاع نے ثبوت پیش کیے ہیں کہ 3 ستمبر 1987 کو ایک اپیل گزار پہلے ہی پولیس کی تحویل میں تھا۔ 6 ستمبر 1987 کو اپیل کنندگان کی گرفتاری، جب 3 / 4 ستمبر، 1987 کی درمیانی شب آئی پی سی کی دفعہ 364/34 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا، ایسی صورتحال نہیں سمجھی جا سکتی

جو اپیل کنندگان کو متوفی کے قتل سے جوڑتی ہے اور صرف اپیل کنندگان کے جرم کے مفروضے سے مطابقت رکھتی ہے۔ لہٰذا اپیل کنندگان کو قتل کے جرم سے جوڑنے کے لیے اس صورت حال کو بھی نظر انداز کیا جانا چاہیے۔

آخری بار ایک ساتھ دیکھا گیا

سرکاری گواہ 1 رام بھروز واجپئی نے بیان دیا کہ انہوں نے کٹورا ٹال کے قریب درخواست گزاروں کو مرنے والوں کے ساتھ سائیکل پر دیکھا تھا۔ سرکاری گواہ 7 رتی رام نے بھی گواہی دی کہ انہوں نے متوفی کو کٹورا ٹال کے قریب اپیل کنندگان کے ساتھ دیکھا تھا۔ دونوں عدالتوں نے پی ڈبلیو کے بیانات پر بھروسہ کیا ہے۔ ییں اور پی ڈبلیو 7 ٹھوس وجوہات پیش کرنے کے بعد اس سلسلے میں ہیں۔ جہاں تک عوامی گواہ نمبر 5 کا تعلق ہے، انہوں نے یہ بیان نہیں دیا کہ انہوں نے متوفی کو اپیل کنندہ کے ساتھ دیکھا تھا، لیکن ان کے مطابق، انہوں نے اس بدقسمت دن چھتری کے باہر اپیل کنندگان کو دیکھا تھا۔ گواہ استغاثہ 1، گواہ استغاثہ 5 اور گواہ استغاثہ 7 کے شواہد کو مندرجہ ذیل عدالتوں نے درست طور پر پیش کیا ہے لیکن اس سے صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اپیل کنندگان نے مقتول کو بدقسمت دن اغوا کیا تھا اور اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ ان گواہوں کے ثبوت اگر ان کی مجموعی طور پر قبول بھی کیے جاتے ہیں تو بھی اپیل کنندگان کو قتل کے جرم سے جوڑنے کے لئے نہیں جاتے ہیں۔ درحقیقت اودھیش کمار کی موت قتل کی نوعیت کی تھی لیکن جب تک استغاثہ کسی معقول شک سے بالاتر یہ ثابت نہیں کر لیتا کہ اپیل کنندگان اور اپیل کنندگان نے اکیلے ہی قتل کا ارتکاب کیا تھا، آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت جرم کے لئے ان کی سزا برقرار نہیں رہ سکتی۔ استغاثہ کی جانب سے 'آخری بار ایک ساتھ دیکھے گئے شواہد کو صرف قتل کے جرم کے حوالے سے اپیل کنندگان کے جرم کے مفروضے سے مطابقت نہیں کہا جا سکتا اور کسی دوسرے مفروضے پر اس کی وضاحت نہیں کی جا سکتی۔ ہماری رائے میں جہاں تک متوفی کے اغوا کا تعلق ہے تو استغاثہ کی سربراہی میں شواہد حتمی نوعیت کے ہیں لیکن جہاں تک قتل کے جرم کا تعلق ہے تو یہ غیر حتمی ہے۔ ثبوتوں کا سلسلہ اتنا مکمل نہیں ہے کہ اس نتیجے پر کوئی شک نہ رہے کہ اپیل کنندگان نے اودھیش کا قتل بھی کیا تھا۔ ہوسکتا ہے، انہوں نے کیا لیکن یہ کافی نہیں ہے. استغاثہ یہ ثابت کرنے کا پابند ہے کہ تمام انسانی امکانات میں ملزم نے اکیلے قتل کا ارتکاب کیا تھا۔ استغاثہ اس معاملے میں یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اس لئے آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت جرم کے لئے اپیل کنندگان کی سزا کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا ہے اور اس کو خارج کر دیا جاتا ہے۔ جہاں تک آئی پی سی کی دفعہ 364 کے تحت جرم کے لئے اپیل کنندگان کو سزا دینے کا تعلق

ہے، وہ بھی برقرار نہیں رہ سکتی ہے کیونکہ اپیل کنندگان کے ذریعہ متوفی کے اغوا کو اس کے قتل کے ارادے سے نہیں کہا جاسکتا ہے۔ تاہم، چونکہ ہم نے عوامی گواہ 1، عوامی گواہ 5 اور عوامی گواہ 7 اور جزوی طور پر عوامی گواہ 9 اور عوامی گواہ 10 کے بیانات کو قبول کرلیا ہے، لہٰذا استغاثہ نے ایک معقول شک سے بالاتر کامیابی سے ثابت کیا ہے کہ درخواست گزاروں نے آئی پی سی کی دفعہ 363 کے تحت جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

اس کے مطابق، ہم آئی پی سی کی دفعہ 302 اور 364 کے تحت جرم کے لئے اپیل کنندگان کی سزا اور خدمات کو خارج کرتے ہوئے، انہیں آئی پی سی کی دفعہ 363 کے تحت جرم کا قصوروار ٹھہراتے ہیں اور انہیں پانچ سال قید بامشقت کی سزا سناتے ہیں۔ اگر اپیل کنندگان ہماری طرف سے دی گئی سزا کاٹ چکے ہیں، تو اگر کسی دوسرے معاملے میں ضرورت نہ ہو تو انہیں فوری طور پر حراست سے رہا کر دیا جائے گا۔

آر۔ پی۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:34
I am the author of this document